نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالک و مختار کہنا

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ کیا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مالک و مختار کہہ سکتے ہیں؟ اور اگر کہا تو کیا نیت ہونی چاہیے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بلاشبہہ نبی کریم رؤوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا اور فضلِ عظیم سے مالک ومختار ہیں، اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مالک ومختار ہونا قرآنِ عظیم اور احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مالک ومختار کہتے ہوئے یہ نیت ہونی چاہیے کہ ہر چیز کا حقیقی مالک ومختار تو صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی ہے، البتہ! اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاص عنایت اور فضلِ عظیم سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ عزوجل کے نائبِ مطلق ہیں، تمام جہان حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے کنٹرول میں دے دیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں، جو اُنھیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنّت سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی ملک ہے، تمام جنت اُن کی جاگیر ہے، ملکوت السمٰوٰتِ و الارض حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زیرِ فرمان، جنت ونار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دیدی گئیں، رزق وخیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں، دنیا وآخرت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی عطا کا ایک حصہ ہے، شرعی احکام حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے قبضہ میں کر دیے گئے، کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں۔

اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد پاک ہے : (قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ٘ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ) ترجمہ کنزالعرفان : یوں عرض کرو، اے اللہ !مُلک کے مالک ! تو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے ، تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے ، بیشک تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ۔ (القرآن، پارہ 3، سورۃ آل عمران، آیت : 26)

اس آیت کے شانِ نزول کے متعلق تفسیر خزائن العرفان میں ہے "فتح مکہ کے وقت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ملک فارس وروم کی سلطنت کا وعدہ دیا تو یہود و منافقین نے اس کو بہت بعید سمجھا اور کہنے لگے : کہاں محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کہاں فارس وروم کے ملک !وہ بڑے زبردست اور نہایت محفوظ ہیں ۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور آخر کار حضور کا وہ وعدہ پورا ہو کر رہا ۔ (خزائن العرفان، صفحہ 109، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے، نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "واعلموا أن الأرض لله و رسوله "ترجمہ : اور تم جان لو کہ !زمین اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ہے ۔ (صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ، ج 04، ص 99، دار طوق النجاۃ)

صحیح بخاری میں ہے "عن عقبة رضي الله عنه: أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوما، فصلى على أهل أحد صلاته على الميت، ثم انصرف على المنبر، فقال: إني فرط لكم، وأنا شهيد عليكم، وإني والله لأنظر إلى حوضي الآن، وإني أعطيت مفاتيح خزائن الأرض، أو مفاتيح الأرض، وإني والله ما أخاف عليكم أن تشركوا بعدي، ولكن أخاف عليكم أن تنافسوا فيها "ترجمہ : حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور جنگ احد کے شہیدوں کے لیے اس طرح نماز پڑھی جیسے میت کے لیے پڑھی جاتی ہے ، پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا : آخرت میں، میں تم سے آگے جانے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں، اللہ کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں یا (فرمایا کہ) زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں، اور اللہ کی قسم میں تمہارے متعلق اس سے نہیں خوف کرتا کہ تم میرے بعد شرک میں بتلا ہو جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے متعلق یہ خوف ہے کہ تم دنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے ۔ (صحیح البخاری، جلد 5، حصہ 2408، حدیث : 6218، مطبوعہ : دمشق)

صحیح مسلم میں حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی سے مروی ہے، فرمایا: ”كنت أبيت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فأتيته بوضوئه وحاجته فقال لي: سل. فقلت: أسألك مرافقتك في الجنة! قال: أو غير ذلك؟ قلت: هو ذاك. قال: فأعني على نفسك بكثرة السجود“ ترجمہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات گزارتا تھا، پس میں وضو کا پانی اور ضرورت کا سامان لے کر آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس حاضر ہوا تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: مانگو! میں نے عرض کی: میں آپ سے جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں، فرمایا: کیا اس کے سوا کچھ اور بھی چاہیے؟ میں نے عرض کی: بس یہی، فرمایا: تم اپنے معاملے میں سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔ (صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 52، حدیث: 489، مطبوعہ: ترکیا)

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ”ويؤخذ من إطلاقه عليه السلام الأمر بالسؤال أن الله تعالى مكنه من إعطاء كل ما أراد من خزائن الحق، ومن ثم عد أئمتنا من خصائصه عليه السلام أنه يخص من شاء بما شاء، كجعله شهادة خزيمة بن ثابت بشهادتين رواه البخاري، وكترخيصه في النياحة لأم عطية في آل فلان خاصة، رواه مسلم، قال النووي: للشارع أن يخص من العموم ما شاء، وبالتضحية بالعناق لأبي بردة بن نيار وغيره وذكر ابن سبع في خصائصه وغيره أن الله تعالى أقطعه أرض الجنة يعطي منها ما شاء لمن يشاء“ ترجمہ: اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے سوال کرنے کے حکم کو مطلق رکھنے سے یہ نتیجہ لیا جاتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو اس بات کا اختیار عطا فرمایا ہے کہ آپ اللہ تبارک و تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو چاہیں عطا فرما دیں، اسی وجہ سے ائمہ کرام نے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے خصائص میں یہ بات بھی شمار کی ہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام جس شخص کو جس حکم کے ساتھ چاہیں خاص فرما دیں جیسا کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی کو دو گواہیوں کے برابر بنا دیا، اسے بخاری نے روایت کیا ہے، اور جیسے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا خاص ام عطیہ کو فلاں خاندان والوں کے لیے نوحہ کی رخصت عطا فرمانا، اسے مسلم نے روایت کیا ہے، امام نووی نے فرمایا: شارع علیہ الصلوۃ والسلام کو اختیار ہے کہ عموم میں سے جو چاہیں خاص فرما دیں، اور ابو بردہ بن نیار کو بکری کے چھے مہینے کے بچے کی قربانی کی رخصت عطا فرمانا (اسے بخاری نے روایت کیا ہے) اور اس کے علاوہ بھی واقعات ہیں۔ اور ابن سبع وغیرہ نے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے خصائص میں ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی زمین آپ کی جاگیر کر دی کہ اس میں سے جسے چاہیں، جتنی چاہیں عطا فرمائیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 2، صفحہ 723، مطبوعہ: بیروت)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں : "از اطلاق سوال کہ فرمود سل بخواہ وتخصیص نکرد بمطلوبی خاص معلوم میشود کہ کارہمہ بدست ہمت وکرامت اوست صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہرچہ خواہد وہر کرا خواہد باذن پروردگار خود بدہد فان من جودک الدنیا وضرتہا ومن علومک علم اللوح والقلم "ترجمہ : سوال کے متعلق مطلق فرمایا کہ : ''سوال کر'' جس میں کسی مطلوب کی تخصیص نہ فرمائی ، تو اس سے معلوم ہوا کہ تمام اختیارات آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دست ہمت وکرامت میں ہیں ، جو چاہیں جس کو چاہیں اللہ تعالیٰ کے اذن سے عطا کردیں ، کیونکہ آپ کی عطا کا ایک حصہ دنیا و آخرت ہے اور آپ کے علوم کا ایک حصہ لوح و قلم کا علم ۔ (صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم)(اشعۃ اللمعات ، کتاب الصلاۃ ، باب السجود وفضلہ ، الفصل الاول ، جلد 1 ، صفحہ 199 ، کارخانہ محمدی ، بمبئی)

الجوھر المنظم میں علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں : "انہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم) خلیفۃ اللہ الذی جعل خزائن کرمہ وموائد نعمہ طوع یدیہ وتحت ارادتہ یعطی منہما من یشاء ویمنع من یشاء۔"

ترجمہ : بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں ، اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دست قدرت کے فرمانبردار اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے زیر حکم وارادہ واختیار کردیئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرمائیں اور جسے چاہیں عطا نہ فرمائیں ۔ (الجوھر المنظم فی زیارۃ القبر الشریف المکرم ، صفحہ 80 ، مکتبۃ مدبولی ، قاھرہ)

حافظے کی عطا کے حوالے سے صحیح بخاری میں ہے "عن أبي هريرة، قال: قلت: يا رسول الله، إني أسمع منك حديثا كثيرا أنساه قال: «ابسط رداءك» فبسطته، قال: فغرف بيديه، ثم قال: «ضمه» فضممته، فما نسيت شيئا بعده. "ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے ، فرمایا : میں نے عرض کی : اے اللہ تعالی کے رسول !(صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم) میں آپ سے بہت ساری حدیثیں سنتا ہوں ، جنہیں بھول جاتا ہوں ، آپ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "اپنی چادر بچھاؤ" پس میں نے چادر بچھادی ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی نے فرمایا : پس آپ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے لپ بھر کر اس میں ڈال دیا ۔ پھر فرمایا : اسے اپنے سینے سے لگالو ، پس میں نے اسے سینے سے لگالیا ، تو اس کے بعد میں کچھ بھی نہیں بھولا ۔

شرعی احکام میں اختیارات کے متعلق بعض واقعات کا مرقاۃ کی اوپر مذکور عبارت میں تذکرہ ہوا ، مزید مسلم شریف کی حدیثِ مبارکہ ہے "عن ابی هريرة، قال: خطبنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال: أيها الناس، قد

فرض اللہ علیکم الحج فحجوا، فقال رجل: أکل عام یا رسول اللہ؟ فسکت، حتی قالھا ثلاثا، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لو قلت: نعم، لوجبت، ولما استطعتم" ترجمہ: حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا، اور فرمایا اے لوگو! اللہ تعالی نے تم پر حج فرض فرمایا ہے، پس حج کرو، تو ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ آپ علیہ الصلوۃ والسلام خاموش رہے یہاں تک کہ اس نے تین بار یہی عرض کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہوجاتا اور تم اس کی ادائیگی کی طاقت نہ رکھتے۔ (صحیح مسلم، جلد4، صفحہ102، حدیث: 1337، مطبوعہ: ترکیا)

بہارِ شریعت میں ہے "حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ عزوجل کے نائبِ مطلق ہیں، تمام جہان حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے تحتِ تصرّف کر دیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں، جو اُنھیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنّت سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی ملک ہے، تمام جنت اُن کی جاگیر ہے، ملکوت السمٰوٰتِ والارض حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زیرِ فرمان، جنت و نار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دیدی گئیں، رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں، دنیا و آخرت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی عطا کا ایک حصہ ہے، احکامِ تشریعیہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے قبضہ میں کر دیے گئے، کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ1، صفحہ79 تا 85، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نوٹ: مزید دلائل کے لیے اس موضوع سے متعلق علمائے اہلسنت کی کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4203

تاریخ اجراء: 11 ربیع الاول 1447ھ/05 ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net